MANNERS OF LIFE

(THE BEST ACTION PLAN FOR A SUCCESSFUL LIFE)

آدابِ زندگی 63

کامیاب زندگی کیلئے بہترین لائحہ عمل

نعمتوں کے آداب	اِزدواجی زندگی کے آداب	میزبانی کے آداب	بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کے آداب
جسم کے آداب	پرورشِ اولاد کے آداب	عیادت کے آداب	میلاد النبی ﷺ کے آداب
کھانے پینے کے آداب	رشتہ داروں کے آداب	ملازمت کے آداب	دُعا کے آداب
لباس کے آداب	مطالعہ کے آداب	کاروبار کے آداب	توبہ واستغفار کے آداب
سونے کے آداب	دوستی کے آداب	بازار کے آداب	تعزیت کے آداب
واش روم کے آداب	کھیل کے آداب	راستے کے آداب	نمازِ جنازہ کے آداب
صحت کے آداب	موبائل فون کے آداب	قرآنِ مجید کے آداب	خدمتِ دین کے آداب
بیماری کے آداب	سوشل میڈیا کے آداب	مسجد کے آداب	دَعوت وتبلیغ کے آداب
خوشی کے آداب	کاپی رائٹس کے آداب	نماز کے آداب	نظمِ جماعت کے آداب
غم کے آداب	سلام کے آداب	روزے کے آداب	قیادت کے آداب
والدین کے آداب	ملاقات کے آداب	زکوۃ وصدقات کے آداب	کارکنان کے آداب
بہن بھائیوں کے آداب	گفتگو کے آداب	حج وعمرہ کے آداب	میٹنگ کے آداب

تصنیف: عبدالستار منہاجینؒ

MANNERS OF LIFE

(THE BEST ACTION PLAN FOR A SUCCESSFUL LIFE)

63 آدابِ زندگی

کامیاب زندگی کیلئے بہترین لائحہ عمل

تصنیف: عبدالستار منہاجین

بکس پیلس پبلشرز
اُردو بازار، لاہور
0327-181 7794

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں۔

تصنیف : عبد الستار منہاجین

پروف ریڈنگ : محمد عبد الرحمٰن عزیز

پبلشر : بکس پیلس پبلشرز، اُردو بازار لاہور

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : یکم جنوری 2024ء [1100-پاکستان]

قیمت : 1,500 روپے

ہول سیل ڈسٹری بیوٹرز

منہاج القرآن پبلی کیشنز، 365-ایم ماڈل ٹاؤن لاہور 0322-438 4066

منہاج القرآن پبلی کیشنز، چیٹرجی روڈ، اُردو بازار لاہور 0335-219 9191

ملنے کے پتے

کتاب کی خریداری کیلئے صفحہ آخر پر دیکھیں۔

ISBN: 978-1-913553-79-1

www.KamyabZindagi.com

Facebook, Insta: KamyabZindagiBook

Linkedin: Minhajian

اَبواب

باب نمبر 1	:	ذاتی زِندگی کے آداب
باب نمبر 2	:	معاشرتی زِندگی کے آداب
باب نمبر 3	:	عبادت وبندگی کے آداب
باب نمبر 4	:	خدمتِ دین کے آداب

فہرست

عرضِ مصنف	17
مقصدِ کتاب	19
آدابِ زندگی سے کیا مُراد ہے؟	21
آدابِ زندگی کیوں ضروری ہیں؟	22
باب نمبر 1: ذاتی زِندگی کے آداب	23
1. نعمتوں کے آداب	24
2. جسم کے آداب	25
3. کھانے پینے کے آداب	28
• کھانے سے پہلے	29
• کھانے کے دَوران	29
• کھانے کے بعد	30
• پینے کے آداب	31

4.لباس کے آداب	32
• جُوتا پہننے کے آداب	34
5. سونے کے آداب	35
• سونے سے پہلے	36
• سونے کے دَوران	37
• بیداری کے بعد	37
6.واش روم کے آداب	37
• واش رُوم سے پہلے	38
• واش رُوم کے دَوران	39
• واش رُوم کے بعد	40
7. صحت کے آداب	41
• صحت کی قدر کریں۔	41
• صبح جلدی اُٹھیں۔	41
• جسمانی صحت کیلئے نفسیاتی صحت کا خیال رکھیں۔	42
• اَچھی صحت کیلئے معمولاتِ زندگی بہتر بنائیں۔	43
• اَچھی صحت کیلئے صفائی کی عادت اپنائیں۔	44
• اَچھی صحت کیلئے اَچھی غذا کھائیں۔	45
• آنکھوں اور دانتوں کی صحت کا خاص خیال رکھیں۔	46
• مُضرِ صحت اَشیاء سے بچیں۔	47
8. بیماری کے آداب	47
• فوری علاج شروع کروائیں۔	48
• بیماری بھی ایک نعمت ہے۔	49
• بیماری میں تعلّق باللہ کو مضبوط بنائیں۔	50

- بیماری میں دُعا کریں۔ 51
- بیماری اور تیمارداری 52

9. خوشی کے آداب 53

- خوشی منانے کی تاکید 53
- خوشی منانے کے جائز طریقے 54
- خوشی منانے کے ناجائز طریقے 55

10. غم کے آداب 57

- غم کی شدّت میں کیا کریں؟ 57
- غم عارضی ہوتے ہیں۔ 60
- غم کو اپنی طاقت بنائیں۔ 61
- غم اور اِنسانی فطرت 62
- غم کے منفی ردِّ عمل سے بچیں۔ 64

11. خوف وہراس کے آداب 64

- ایمر جنسی میں کیسا ردِّ عمل ہو؟ 64
- اُمید ہمیشہ قائم رکھیں۔ 65
- آزمائش میں اِستقامت اِختیار کریں۔ 66

باب نمبر2: معاشرتی زِندگی کے آداب 68

12. والدین کے آداب 69

13. بہن بھائیوں کے آداب 73

- چھوٹے بہن بھائیوں کے آداب 74
- بڑے بہن بھائیوں کے آداب 74

14. اِزدواجی زندگی کے آداب 75

- شادی کیوں کی جائے؟ 76
- شادی کب کی جائے؟ 78
- شادی کس کے ساتھ کی جائے؟ 78
- پسند کی شادی کیسے کی جائے؟ 77
- منگنی سے شادی تک 80
- شادی کے دَوران 81
- شادی کے بعد 82
- تعد دِازدواج (ایک سے زیادہ شادیاں) 84
- طلّاق کیوں اور کیسے دی جائے؟ 87

15. پرورشِ اَولاد کے آداب 88
- قبل اَزوِلادت (9ماہ) 89
- نومَولُود (اِبتدائی 6 ہفتے تک) 91
- نونہال / شِیر خوار (6 ہفتے سے 2 سال تک) 92
- نوعمری / بچپن (2 سال سے 7 سال تک) 92
- لڑکپن (7 سال سے 14 سال تک) 94
- نوبالغ (14 سال کم و بیش) 95
- نوجوان (18 سال) 97
- بیٹیوں کے ساتھ خصوصی حُسنِ سلوک کریں۔ 98
- عمومی آداب 98
- بچوں کی جنسی تربیت اور چند اِحتیاطیں 104
- اِعتدال و توازُن اَپنائیں 109

16. رشتہ داروں کے آداب...صِلہ رحمی 110
- صِلہ رحمی کیا ہے؟ 110

- صِلہ رحمی کیوں؟ 110
- صِلہ رحمی کیسے؟ 111
- صِلہ رحمی کی برکتیں 112
- مُفلسی میں صِلہ رحمی 112
- قطع رحمی کیا ہے؟ 114
- قطع رحمی کی سزا 114

17. ہمسائے کے آداب 115

18. اَساتذہ کے آداب 117

19. طالبعلموں کے آداب 119

20. اسکول کے آداب 121

21. مطالعہ کے آداب 124

- مطالعہ کی اہمیّت 124
- کتاب کا اَدب 126
- قلم کا اَدب 127

22. دوستی کے آداب 128

- دوستی کا معیار کیا ہو؟ 129
- دوستی کا حق کیسے اَدا کریں۔ 130
- دوستوں سے حُسنِ ظن رکھیں۔ 130
- خوش کلامی سے پیش آئیں۔ 131
- بے تکلّفی اِختیار کریں۔ 132
- دوستوں کے ساتھ رابطے میں رہیں۔ 132
- اَحوال پُرسی وعیادت کریں۔ 132
- ہمیشہ خیر خواہ رہیں۔ 133

- عزت واِحترام سے پیش آئیں۔ 134
- دوستوں کا عُذر قبول کریں۔ 134
- عَفو و دَر گزر سے کام لیں۔ 135
- باہمی برداشت پیدا کریں۔ 135
- مشکل میں دوستوں کے کام آئیں۔ 136
- دوستوں کی خوبیوں پر نظر رکھیں۔ 136
- بے لَوثی و بے غرضی سے پیش آئیں۔ 137
- دوستی کو خونی رِشتوں پر فوقیت نہ دیں۔ 137

23. کھیل کے آداب 138
- کہاں اور کیسے کھیلیں؟ 138
- تھکن والے کھیل کیسے ہیں؟ 139
- ناپسندیدہ کھیل کون سے ہیں؟ 139
- بیٹھ کر کھیلے جانے والے کھیل 140
- ویڈیو گیم کھیلیں یا نہ کھیلیں؟ 140
- جائز کھیلوں میں ناجائز اُمور سے بچیں۔ 141
- حضور نبی اکرم ﷺ کے دَور میں کھیل اور تفریح 141

24. موبائل فون اِستعمال کرنے کے آداب 142
- فون کال کے آداب 142
- اپنا فون کیسے اِستعمال کریں؟ 143
- کسی کا فون کیسے اِستعمال کریں؟ 144
- وٹس ایپ کیسے اِستعمال کریں؟ 145

25. سوشل میڈیا اِستعمال کرنے کے آداب 146

26. حقوقِ مجردہ copyright کے آداب 150

27. سلام کے آداب	152
• سلام کیوں کریں؟	152
• سلام کیسے کریں؟	153
• سلام کسے کریں؟	154
• سلام کسے نہ کریں؟	155
• سلام کا جواب کیسے دیں؟	155
28. ملاقات کے آداب	156
• کسی کے ہاں ملنے جائیں تو	157
• کوئی ملنے آئے تو	158
29. مجلس کے آداب	159
• مذہبی مجلس کے آداب	160
• خوشی کی مجلس کے آداب	161
• غم کی مجلس کے آداب	161
• کھانے کی مجلس کے آداب	162
30. گفتگو کے آداب	163
• لب ولہجہ کیسا ہو؟	164
• بڑوں کے ساتھ گفتگو کیسے کریں؟	165
• عمومی گفتگو کیسی ہو؟	166
• گفتگو میں دَخل اَندازی نہ کریں۔	168
• غیبت سے اِجتناب کریں۔	168
• دُوسروں کو کیسے سُنیں؟	170
31. میزبانی کے آداب	171
• مہمان نوازی کیسے کریں؟	171

- ضیافت کی برکات 173
- فضول خرچی سے اِجتناب کریں۔ 174
- مہمان کو وقت دیں۔ 174
- حسبِ ضرورت مدد کریں۔ 175
- مہمان کی واپسی 175
- اِیمان اَفروز واقعہ 175

32. مہمانی کے آداب 176

- جانے سے پہلے اِطلاع دیں۔ 176
- کمی وبیشی پر شکوہ نہ کریں۔ 177
- میزبان پر بوجھ نہ بنیں۔ 177
- شکریہ اَدا کریں۔ 178
- بغیر اِجازت واپس نہ جائیں۔ 178
- بِن بُلائے مہمان نہ بنیں۔ 178

33. عیادت کے آداب 179

- عیادت کیوں کریں؟ 179
- عیادت کیسے کریں؟ 180
- عیادت کا اَجر وثواب 183

34. ملازمت کے آداب 183

- ملازمت کیسے حاصل کریں؟ 183
- دفتر کی حفاظت کریں۔ 184
- عہدہ واِختیار ایک اَمانت ہے۔ 184
- وقت ایک اَمانت ہے۔ 184
- کمیشن نہ لیں۔ 185

- تحائف نہ لیں۔ 185
- اِختیارات کا ناجائز اِستعمال نہ کریں۔ 185
- ملازمت دینے کے آداب 186

35. کاروبار کے آداب 186

- سیرتِ نبوی اور کاروبار 188
- اِسلامی اور مغربی قانون تجارت میں فرق 189
- روزِ قیامت مال کے بارے میں کیا سوال ہو گا؟ 190
- سچے اور دیانتدار تاجر کا رُتبہ 190
- ملاوٹ نہ کریں۔ 191
- وعدہ خلافی نہ کریں۔ 192
- دھوکہ نہ دیں۔ 192
- ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ 193
- نمونے کے مطابق مال فراہم کریں۔ 193
- ناجائز منافع خوری نہ کریں 194
- ذخیرہ اَندوزی نہ کریں۔ 194
- اِجارہ داری نہ بنائیں۔ 195
- باہمی رضامندی سے تجارت کریں۔ 196
- نیلامی میں جعلی بولی نہ لگائیں۔ 196
- سُودی کاروبار سے بچیں۔ 197

36. بازار کے آداب 197

- بازار جانے کی دُعا 198
- بے مقصد بازار نہ جائیں۔ 198
- بازار میں متانت اور سنجیدگی اِختیار کریں۔ 199

- خریداری کے دَوران اِحتیاط کریں۔ 199
- خواتین کے بازار مت جائیں۔ 199
- بازار میں دُوسروں کے کام آئیں۔ 200
- بازار جانے کے عمومی آداب 200

37. راستے کے آداب 201

- راستے میں بداَخلاقی نہ کریں۔ 201
- راستے میں بیہودگی سے بچیں۔ 202
- راستے سے رکاوٹیں ہٹائیں۔ 202
- راستوں کو کُشادہ کریں۔ 204
- راستے کی حق تلفی نہ کریں۔ 204

38. پیدل چلنے کے آداب 206

- اَکڑ کر نہ چلیں۔ 207
- بلندی پہ کیسے چڑھیں کیسے اُتریں؟ 209

39. سفر کے آداب 209

- سفر میں حفاظتی اِقدامات اَپنائیں۔ 210
- مسافروں کی مدد کریں۔ 210
- مسافروں کی مجبوری سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ 211
- ٹریفک قوانین پر عملدرآمد کریں۔ 211

40. عوامی مقامات کے آداب 213

41. عمومی معاشرتی آداب 215

باب نمبر 3: عبادت و بندگی کے آداب 218

42. قرآنِ مجید کے آداب 219

43. مسجد کے آداب 222
- مسجد آنے جانے کے آداب 225
- وضو خانہ کے آداب 226
- نماز باجماعت کے دوران آداب 226
- مسجد کو مرکزِ فلاحِ عامہ بنائیں۔ 227
- مسجد کا سٹاف کیسا ہو؟ 228
- مسجد کی زمین کیسے حاصل کی جائے؟ 229
- نئی مسجد کیلئے سمتِ قبلہ کا تعین 230
- بچوں کے دِل میں مسجد سے محبت کیسے پیدا کی جائے؟ 231

44. نماز کے آداب 231
- نماز سے قبل آداب 232
- نماز کے دوران آداب 232
- نماز کے بعد آداب 233

45. رمضانُ المبارک کے آداب 234

46. روزے کے آداب 236
- روزے کا مقصد کیا ہے؟ 236
- روزے کا اَجر و ثواب کیا ہے؟ 236
- سحر و اِفطار کے آداب 237
- اِفطار پارٹی کیسے کریں؟ 238
- نفلی روزے کیسے رکھیں؟ 239

47. زکوٰۃ و صدقات کے آداب 240

48. حج و عمرہ کے آداب 244

49. بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کے آداب 246

50. یومِ جمعہ کے آداب 248
51. عیدین کے آداب 250
52. میلادُ النبی ﷺ کے آداب 252
53. دُعا کے آداب 255
- دُعا کیوں مانگیں؟ 256
- دُعا میں کیا مانگیں؟ 257
- دُعا کیسے مانگیں؟ 257
- دُعا کب مانگیں؟ 258
- دُعا کیسے قبول ہوتی ہے؟ 259

54. توبہ واِستغفار کے آداب 260
55. تعزیت کے آداب 264
- تعزیت کیوں کریں؟ 264
- تعزیت کیسے کریں؟ 264
- مجلسِ تعزیت کے آداب 265
- تعزیت پہ ضیافت؟ 265
- تعزیت کا اَجر و ثواب کیا ہے؟ 266

56. میّت کے آداب 267
57. نمازِ جنازہ کے آداب 269
58. قبرستان کے آداب 270

باب نمبر4: خدمتِ دین کے آداب 274

59. دَعوت و تبلیغ کے آداب 275
60. وعظ اور خطاب کے آداب 281

61. نظمِ جماعت کے آداب 284
62. قیادت اور کارکنان کے آداب 288
- اَوصافِ قیادت 288
- علم کو فوقیت دیں۔ 289
- خُلوص بنیادی شرط ہے۔ 289
- جذباتی اِستحکام پیدا کریں۔ 289
- فیصلہ سازی میں مشاورت سے کام لیں۔ 290
- کارکنان سے اچھا تعلق قائم کریں۔ 290
- عقیدت اور عقلیت میں توازُن قائم کریں۔ 291
- عمومی آداب 292

63. میٹنگ کے آداب 294
- میٹنگ صرف واضح مقصد کے ساتھ بلائیں۔ 294
- میٹنگ کیلئے بھرپور تیاری کریں۔ 295
- اَیجنڈا بروقت بھجوائیں۔ 295
- شرکاء کی تعداد کم رکھیں۔ 295
- موبائل فون بند رکھیں 296
- بروقت آغاز واِختتام کریں۔ 296
- نئے شرکاء کا تعارف کروائیں۔ 297
- صرف اَیجنڈا پر گفتگو کریں۔ 297
- اَعداد و شمار اور حقائق پیش کریں۔ 298
- اہم سنگِ میل عبور کرنے پر حوصلہ اَفزائی کریں۔ 298
- فیصلہ جات پر عملدر آمد کو یقینی بنائیں۔ 299
- مشاورت کے آداب پر عمل کریں۔ 299

عرضِ مصنف

راقم کی تصنیف **کامیاب زندگی** (دورِنو بلوغت کے سوالات) میں رُوحانی پاکیزگی کے نام سے ایک باب شامل کیا گیا تھا، جس میں چند آدابِ زندگی مذکور ہیں۔ **کامیاب زندگی** کا مطالعہ کرنے والے بعض قارئین کی طرف سے فرمائش کی جارہی تھی کہ آدابِ زندگی کے حوالے سے اُسی طرز پر ایک مُستقل اور جامع کتاب لکھی جائے، جس میں زِندگی کے تمام اہم پہلو شامل ہوں۔ یہ کتاب اُسی فرمائش کی تکمیل ہے۔

کامیاب زندگی کے بہترین لائحہ عمل پر مبنی اِس کتاب میں نوجواں مسلم نسل کو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کام کاج کرتے، اپنے نجی اور معاشرتی معاملات میں اِسلام کی تعلیمات کو عمل میں ڈھالنے کیلئے کچھ آداب کا ذخیرہ اِس اُمید کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے کہ شاید موجود نسل اِس دَورِ زوال کی آخری نسل ہو اور

یقیناً آغازِ عروج کا سبب بننے والی نسل کے اَخلاق و کردار اَعلیٰ اَوصاف کے حامل ہوں گے۔

یہ کتاب بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کیلئے بھی یکساں مفید ہے۔ بچے ہمیشہ بڑوں کی پیروِی کرتے ہیں، اِس لئے اگر والدین اِن **آدابِ زندگی** کو اپنا لیں تو اُن سے متاثر ہو کر اُن کے بچے بھی اِن اچھی عادات کو آسانی کے ساتھ اپنا سکیں گے۔ اَللہ ربّ العزت ہم سب کو اِس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین

دَورانِ مطالعہ کسی پہلو سے تشنگی محسوس ہو تو مصنف کو اِس اِی میل ایڈریس پر ضرور آگاہ کیا جائے تاکہ اگلے ایڈیشن میں مزید بہتری لائی جاسکے۔

kamyabzindagibook@gmail.com

اِس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد اپنے والدین کی اِجازت سے کسی دوست کو تحفہ دے دیں۔ یہ بھی صدقۂ جاریہ کا ایک اَنداز ہے۔

مقصدِ کتاب

اَچھی عادات کو بچپن سے ہی بچوں کے دِلوں میں راسخ کر دیا جائے تو وہ بچے بڑے ہو کر عظیم اِنسان بنتے ہیں، کیونکہ جو عادتیں بچپن میں پختہ ہو جاتی ہیں وہ ساری زندگی غیر اِداری طور پر برقرار رہتی ہیں۔

اِنسان بچپن میں جو عادتیں اِختیار کرتا ہے وُہی بڑے ہوتے ہوتے پختہ ہو کر اُس کا کِردار بن جاتی ہیں۔ ہمارا کِردار ہماری عادات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ بچوں کی عادات میں والدین کی تربیت اور گھر کے ماحول کا گہرا اَثر ہوتا ہے۔ کسی معاشرے میں بسنے والے لوگ اگر اپنا اِنفرادی کردار بہتر کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو اُس کے نتیجے میں بہتر قومی کردار کا تعین ہو پاتا ہے۔ قومیں اِسی راستے سے ترقی کی منازِل طے کرتی ہیں۔

کامیاب ہونے کیلئے صرف دولت کافی نہیں ہوتی، کامیابی میسر وسائل کے بہتر اِستعمال کا نام بھی نہیں ہے، اَصل کامیابی اُس اَخلاق و کردار کا نام ہے، جو اَفراد کے مزاج سے شروع ہو کر پوری قوم کے مزاج کو تبدیل کر کے رکھ دیتی ہے۔

پاکستانی قوم کرۂ ارض کے اَیسے بہترین خطے میں بستی ہے، جو قدرتی وسائل سے مالامال ہے۔ اِس کے باوُجود یہ قوم اپنے زوال و اِنحطاط کی گہرائیوں میں بھٹک رہی ہے۔ اِس بے توقیری کا سب سے بڑا سبب قومی سطح کی بے کِرداری ہے۔ اَقوام کا کردار اَفراد کے کردار کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جس قوم کے اَفراد کی اکثریت بے کردار ہو وہ ایک باکردار قوم بن کر نہیں اُبھر سکتی۔ اَقوامِ عالم کے درمیان ذِلت اُس کا مقدّر بنی رہتی ہے۔ تاوقتیکہ وہ اپنی اگلی نسل کی بہتر کردار سازی کو اَہمیت دے کر نہ صِرف گھروں بلکہ درسگاہوں میں بھی ایسا نظامِ تعلیم و تربیت نافذ کرے جو بچوں کو اَعلیٰ کردار سے مزیّن کر سکے۔ نسلوں کے تسلسُل سے قوموں کو عُروج یازوال ملتا ہے۔ ہم آج نئی نسل پر جو محنت کریں گے اُس کا نتیجہ 20 سال بعد دُنیا دیکھے گی۔

اِس کتاب میں نئی نسل کی بہترین کردار سازی کیلئے حضور نبی اَکرم ﷺ کی عمرِ مبارک کی نسبت سے 63 آداب پیش کئے جارہے ہیں۔ اگر والدین اپنے بچوں پر ذراسی توجہ دیں اور نَو عُمری میں ہی روزانہ کی بنیاد پر اِس کتاب کے چند صفحات بچوں کو پڑھانا شروع کر دیں تو وقت کے ساتھ ساتھ اُن کے کردار میں اَیسی مثبت تبدیلیاں آنے لگیں گی جو قومی سطح پر ایک بڑی تبدیلی لانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

آدابِ زندگی سے کیا مراد ہے؟

دینِ اِسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو نہ صرف اِیمان و عبادات بلکہ اَخلاق و آداب اور معیشت و سیاست سمیت تمام دُنیاوِی معاملات کے حوالے سے بھی اپنے ماننے والوں کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔

حُسنِ اَخلاق کا اَعلیٰ معیار اَدب کہلاتا ہے۔ فقہِ اِسلامی کی رُو سے بعض آداب فرض اور واجب کا درجہ رکھتے ہیں، جبکہ باقی سنت اور مستحب کے درجہ میں آتے ہیں، یوں آدابِ زندگی کا دائرہ فرض، واجب، سنت اور مستحب پر اچھے طریقے سے عملدرآمد اور حرام، مکروہ اور مشتبہ سے اِجتناب تک وسیع ہے۔

آدابِ زندگی سے مراد یہ ہے کہ بندۂ مومن اپنی ساری زندگی اِسلام کے عطا کردہ طرزِ حیات کے مطابق گزارنے کی کوشش کرے۔ اَپنے ذاتی معاملات کو بھی اچھے طریقے سے سرانجام دے اور معاشرتی معاملات میں بھی اِسلام ہی سے رَہنمائی لے اور دُوسروں کے حقوق بہترین انداز میں اَدا کرے۔

آدابِ زندگی کیوں ضروری ہیں؟

رُوحانی پاکیزگی کے حصول کیلئے جہاں اِیمان پہلی شرط ہے، وہیں آدابِ زندگی بھی بہت اَہمیّت رکھتے ہیں۔ اچھامؤمن وُہی ہوتا ہے جس کے اِیمان کے نور سے اُس کے اَعمال منوّر ہوں۔ عمل سے عارِی اِیمان رُوح کو وہ پاکیزگی نہیں دے سکتا کہ جس کے ذریعے ہم موت کے بعد بآسانی جنت کی طرف واپس جاسکیں، یہی وجہ ہے کہ اِیمان والوں کو قرآن وحدیث میں باربار نیک اَعمال اور اَچھے اَخلاق و آداب اپنانے کا حکم دیا گیاہے۔

اَچھی سوچ اَچھے اَعمال کو جنم دیتی ہے اور اَچھے اَعمال جب ہماری عادات بن جاتے ہیں تو پھر پختہ ہو کر وُہی عادات ہمارا کِردار بن جاتی ہیں؛ اور ہمارا کِردار ہمارا اَصل مقدّر ہوتا ہے۔ گویا بِالواسطہ طور پر ہماری سوچ اور فکر ہی ہمارے مقدّر کا تعین کرتی ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم رُوحانی پاکیزگی کے حصول کیلئے اپنی زندگی اَللہ ربّ العزت کے دیئے ہوئے ضابطۂ حیات سے اَخذ کردہ آداب کے مطابق گزاریں تاکہ ہمارے جسم و رُوح دونوں پاکیزہ ہوں اور موت کے راستے جنت تک ہمارا سفر آسان ہوسکے۔

مکمل کتاب PDF میں دستیاب نہیں ہے۔

اس فائل کے اگلے حصے میں کتاب کے چند صفحات مہیا کئے گئے ہیں تاکہ

آپ خریداری سے پہلے اس کے مواد اور معیار کا بخوبی اندازہ لگا سکیں۔

مکمل کتاب کی خریداری کیلئے اِس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ فرمائیں:

0327-181-7794

صبح جلدی اُٹھیں۔

- اچھی صحت کیلئے صبح سویرے اُٹھنے کا معمول بنالیا جائے تو بہت سی جسمانی ورُوحانی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ اِسی طرح صبح سویرے ورزش کرنے سے اِنسان کا جسم گرمجوش رہتا ہے۔ روزانہ ورزش کرنے والا اِنسان دُوسروں کی نسبت زیادہ بیدار مغز اور چاک وچوبند ہوتا ہے۔
- زمین 24 گھنٹے میں اپنے مَحور کے گرد ایک چکر مکمل کرتے ہوئے اپنے جس حصے کا رُخ سورج کی طرف کرنے لگتی ہے تو اُس خطے کی فضا میں ایک خوشگوار تازگی آجاتی ہے، جس سے فکر و عمل میں برکتیں ملتی ہیں۔ اِس قانونِ فطرت کو سمجھ لینے والے لوگ خواہ وہ خدا کو ماننے والوں میں سے ہوں یا اُس کے وُجود سے اِنکاری ہوں اللہ ربّ العزت اپنے فطری قانون کے مطابق اُنہیں اپنی برکتوں سے ضرور نوازتا ہے۔
- بادِ صبا کے جھونکوں میں ایک خوشگوار اِحساس کے ساتھ ساتھ ایک ایسی طاقت بھی ہوتی ہے جو کسی اِنسان کے دل و دماغ کو چُھولے تو وہ یقینی طور پر ایک باکمال اِنسان بن جاتا ہے۔ طلوعِ آفتاب سے قبل روشنی کی چمک ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ جس شخص پر پڑتی ہے اُس کی زندگی میں روشنیوں کا بسیرا ہو جاتا ہے؛ اور اِس کی بنیادی وجہ یہ کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے یہ دُعا مانگی ہے کہ

"اَے اللہ! میری اُمت کیلئے دِن کے اِبتدائی حصے میں برکت عطا فرما۔"(12)

- جس شے کیلئے تاجدارِ کائنات ﷺ نے خود دُعا مانگی ہو پھر وہ خیر اور برکت سے خالی کیونکر رہ سکتی ہے!! یہی وجہ ہے کہ اُس وقت اُٹھ کر اپنے دِن کا آغاز کرنے والے لوگ شاندار ترقیاں حاصل کر لیتے ہیں۔

---

(12) اَللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا
(أبوداؤد، السنن، 3/ 35، رقم الحدیث: 2606. ترمذی، السنن، 3/ 509، رقم الحدیث: 1212)
"اَے اللہ! میری اُمت کیلئے دِن کے اِبتدائی حصے میں برکت عطا فرما۔"

- ہر قسم کے رنج و غم کی صورت میں اللہ ربّ العزت کی رضا پر راضی رہنے کی عادت ڈالیں۔ بندۂ مومن یہ جانتا ہے کہ اُس کی طرف آنے والی ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتی ہے اور اُس کی مرضی سے آتی ہے،(37) چنانچہ وہ اُمید کا دامن نہیں چھوڑتا اور اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔
- جس غم کے نتیجے میں اِنسان صبر و شکر اور قناعت و رضا جیسے اَوصاف اپناتا ہے وہ غم زندگی میں خوشیوں کی بہاریں لاتا ہے؛ اور جس غم کے نتیجے میں اِنسان بے صبری اپناتا اور شکوہ و شکایت کا اِظہار کرتا ہے وہ غم زِندگی کی تکلیفوں میں اِضافے کا باعث بنتا ہے۔
- زِندگی میں کتنا بھی غم ملے اُس سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ اگر کوئی بڑی خواہش پوری نہ ہو تو اُسے اللہ کی رضا سمجھ کر راضی رہیں۔ اللہ ربّ العزت اُس سے بہتر نعمت کی صورت میں آپ کی دُعاؤں کا صلہ عطا فرمائے گا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔(38)
- اِنسان جب غم کو اللہ ربّ العزت کی رضا سمجھ کر اُس میں راحت محسوس کرنے کی بجائے غم کی شدّت کو اپنے اُوپر طاری کر لیتا ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ مایوسی جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو کچھ لوگ خودکشی تک جا پہنچتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مایوسی گناہ ہے۔ اگرچہ آجکل مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد دُنیاوِی آلائشوں میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے رُوحانی پاکیزگی کے کمال سے عاری ہو چکی ہے پھر بھی اِسلام کی تعلیمات کا فیض ہے کہ مسلمانوں میں خودکشی کی شرح دیگر مذاہب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ اِس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اِسلام ہمیں غم کو اپنے اُوپر طاری کر کے مایوس نہیں ہونے دیتا۔ چنانچہ ایک بین الاقوامی تحقیق کے مطابق دُنیا میں سب سے زیادہ خودکشی ایسے لوگ کرتے ہیں جو کسی خدا کو

---

(37) القرآن، الحدید، 57 : 22

(38) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
(القرآن، الزُّمَر، 39 : 53)
”تم اَللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا“

چھوٹے بہن بھائیوں کے آداب

- چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ سختی کرنے کی بجائے ہمیشہ شفقت اور محبت کے ساتھ پیش آئیں۔
- کسی قسم کی مشکل کی صورت میں اُنہیں کبھی تنہا نہ چھوڑیں اور اُن کی ایسے حفاظت کریں جیسے اپنی حفاظت کرتے ہیں۔
- اُن کی غلطیوں پر اُن سے اُلجھنے اور مار پیٹ کرنے کی بجائے اُنہیں معاف کر دیں اور ہمیشہ نرمی والا برتاؤ کریں۔
- والدین کی وفات کے بعد چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کریں اور اُن کی اچھی تربیت کریں؛ اور پوری کوشش کریں کہ اُنہیں والدین کی کمی کا اِحساس نہ ہونے پائے۔

بڑے بہن بھائیوں کے آداب

- بڑے بہن بھائیوں کی عزت کریں اور اُن کے ساتھ اِحترام سے پیش آئیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم اپنے بڑے بھائی کا ایسے اِحترام کریں جیسے اپنے والد کا اِحترام کرتے ہیں۔(58)
- والدین کی عدم موجودگی میں اُنہیں والدین کی طرح عزیز جانیں اور اپنا سرپرست ورہنما سمجھیں۔
- جس قدر ممکن ہو اُن کے جائز اَحکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔
- اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو خود آگے بڑھ کر اُن سے معافی مانگ لیں۔
- ہر لحاظ سے اُن کی دل آزاری سے بچنے کی کوشش کریں۔

---

(58) حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِه

(بيهقي، شعب الايمان، رقم الحديث: 7929)

”بڑے بھائی کا حق اَپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر اَیسا ہے جیسا باپ کا حق اپنے بیٹے پر ہوتا ہے۔“

منگنی سے شادی تک

- شادی سے پہلے رشتہ طے کرتے وقت لڑکی اور اُس کے خاندان کو دیکھنا ضروری ہے تاکہ اُس کی شکل و صورت اور تعلیم و تربیت کے حوالے سے اِطمینان کر لیا جائے۔ ایسا اِس لئے بھی ضروری ہے کہ بعد میں کسی کو یہ شکایت نہ ہو کہ میری ماں یا بہنوں نے جو لڑکی میرے لئے پسند کی ہے مجھے تو وہ پسند ہی نہیں ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر کسی لڑکی سے شادی کا اِرادہ ہے تو شادی سے پہلے اُسے دیکھ لو، اِس سے دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو گی۔(63)
- شادی سے پہلے خاندان کی موجودگی میں ایک دُوسرے کو دیکھنا جائز ہے، لیکن ایک دُوسرے کو جاننے اور سمجھنے کے نام پر ساتھ میں اکیلے گھومنا پھرنا جائز نہیں، اِس سے کئی قباحتیں پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ منگیتر کے اَخلاق و کردار کو جاننے اور معلومات حاصل کرنے کیلئے دِیگر ذرائع اپنائے جاسکتے ہیں۔ یاد رکھیں! مغربی معاشرہ میں شادی سے پہلے ایک دُوسرے کو جاننے اور سمجھنے کا رواج سب سے زیادہ ہے۔ وہاں لڑکا لڑکی شادی سے پہلے سالہا سال بطور دوست اکٹھے رہتے ہیں اور پھر اُس کے بعد شادی کرتے ہیں، مگر اُس کے باوُجود سب سے زیادہ طلاقیں بھی وہیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اکٹھے وقت گزارنے کے بعد کی جانے والی شادی کو زیادہ پائیدار سمجھنے والی سوچ ہی بنیادی طور پر غلط ہے۔
- شادی اگر اپنے ہی خاندان میں ہو رہی ہو، یعنی کزن میرج ہو تو تھلسیمیا (Thalassemia) جیسی مُوروثی بیماری کا ٹیسٹ لازمی کروالینا چاہیئے۔ اگر اسے معمولی سمجھ کر نظر اَنداز کر دیا جائے تو والدین کی جینیاتی خرابی کے باعث بعد میں پیدا ہونے والی اَولاد کیلئے ساری عمر کا رونا نصیب میں رہ جاتا ہے۔
- شادی اگر بالکل اجنبی خاندان میں ہو رہی ہو تو اُس خاندان کے اَفراد کا صرف خوبصورت ہونا یا تعلیم

---

(63) اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا
(أحمد بن حنبل، المسند، 4 : 246، رقم الحديث: 18179)
”جاؤ اُسے دیکھ لو کیونکہ اِس سے تم دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو گی۔“

- کسی بھی قوم کے عروج و زوال میں مطالعہ کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ اگر کوئی قوم اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتی ہے تو وہ اُس کے نتیجے میں اچھی عادتوں کو اپنا لیتی ہے، جس کا نتیجہ اُسے اچھے کردار و عمل کی صورت میں ملتا ہے۔ یوں وہ قوم ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔

- یورپ کی موجودہ ترقی کا سبب اسپین کی لائبریریوں میں محفوظ وہ کتابیں بنیں جو 1492ء میں سقوطِ غرناطہ کے بعد یورپی اَقوام کے ہاتھ لگیں اور اُنہوں نے اُن کتابوں کا اپنی زبانوں میں ترجمہ کرکے ترقی کا راستہ اپنایا۔ بقول علامہ اقبالؒ:

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سِیپارہ

- جو قوم ترقی کرنا چاہتی ہے وہ مطالعہ کا طریق اپناتی ہے۔ اچھی کتابوں کا مطالعہ دراصل ہمیں جینے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ علم حاصل کئے بغیر ہم نہیں جان سکتے کہ ہمارے حقوق و فرائض کیا ہیں۔ علم کے بغیر ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بھی نہیں جان سکتے۔

- جب تک مسلمانوں میں کتاب دوستی رہی وہ دُنیا پر حکمران رہے لیکن جیسے جیسے اُنہوں نے کتاب سے اپنا رشتہ کمزور کر دیا وہ پسماندہ اور مفلوکُ الحال ہوتے چلے گئے۔

- اِنسان اُس وقت تک مطالعہ کرتا رہتا ہے، جب تک وہ خود کو عقلِ کل نہیں سمجھنے لگ جاتا۔

- پاکستان ایک زوال پذیر ملک ہے، جس کی بڑی وجہ قوم کی مطالعہ سے دُوری ہے۔ پاکستانی قوم کی ایک بڑی تعداد اپنی ذات کو کامل اور اپنے نظریات کو اٹل سمجھتی ہے، اور مطالعہ چونکہ اِنسانی نظریات کو تبدیل کر دیتا ہے اِس لئے وہ کتابوں سے خوف کھاتی ہے اور کتاب دُشمنی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِس ملک و قوم کے حالات تیزی سے مزید تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔

- ہمیں چاہیئے کہ اپنے اساتذہ کی رہنمائی میں ہمیشہ اچھی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اپنے گھر میں ایک چھوٹی

- موبائل گیمز سے جسمانی ورزش تو کُجا معمولی حرکت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ گھنٹوں ایک ہی جگہ بیٹھے رہنے سے کئی قسم کی جسمانی و نفسیاتی بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ موبائل گیمز زیادہ کھیلنے سے باز رہیں۔
- موبائل پر صرف ایسی گیم کھیلیں جو دِماغ تیز کرنے والی ہوں، اُنہیں بھی اِتنا زیادہ وقت نہ دیں کہ آپ کے معمولات کا حرج ہونے لگے۔
- آجکل بچے عام طور پر جسمانی کھیل کُود کی بجائے ویڈیو گیمز میں زیادہ وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔ مار پیٹ اور ریس والی ویڈیو گیمز جو بچوں کے دِماغ کو مفلوج کر کے رکھ دیتی ہیں قطعاً جائز نہیں، اِس لئے اُن سے بچنا چاہیے۔ البتہ ریاضی (math) اور آئی کیو (IQ) جیسی ویڈیو گیمز کا کھیلنا ایک حد تک ٹھیک ہے کہ اُن کے کھیلنے سے دِماغ تیز ہوتا ہے۔ ایسی گیمز کو بھی بہت زیادہ وقت تک کھیلتے چلے جانا فائدے کی بجائے اُلٹا نقصان کا باعث بنتا ہے، چنانچہ اُنہیں وقت طے کر کے کھیلنا چاہیے اور وقت پورا ہونے پر اُنہیں چھوڑ دینا چاہیے۔

جائز کھیلوں میں ناجائز اُمور سے بچیں۔

- سٹے بازی، میچ فکسنگ، سپاٹ فکسنگ اور شرط لگا کر کھیلنا جائز کھیلوں کو بھی ناجائز کر دیتا ہے، چنانچہ ایسی تمام ناجائز حرکتوں سے اِجتناب کریں اور کھیل کو صرف کھیل کے طور پر کھیلیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے دَور میں کھیل اور تفریح

- اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر عید کے دن سیاہ فام حبشی لوگ نیزوں اور ڈھالوں سے کھیل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: "کیا تم اُنہیں کھیلتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہو؟" تو میں نے عرض کیا: "جی ہاں" تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میں اُنہیں دیکھتی رہی۔ (129)

(129) بخاری، الصحیح، رقم الحدیث: 907. مسلم، الصحیح، رقم الحدیث: 829

فون کال کے آداب

- کسی اَجنبی کو پہلی بار فون کریں تو بلاوجہ کبھی طوِیل بات نہ کریں۔ سب سے پہلے اپنا نام بتائیں، پھر بلا تمہید کال کرنے کا مقصد بیان کریں۔
- کسی اَجنبی کا فون آئے تو اُس کا تعارف جانے بغیر کبھی اپنے بارے میں کچھ نہ بتائیں۔ خواہ وہ آپ کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہو، پھر بھی محتاط رہیں۔
- کوئی جاننے والا آپ کو فون کرے تو فون اُٹھاتے ہی سب سے پہلے اُسے سلام کریں اور بات چیت شروع کرنے سے پہلے خیریت دریافت کریں۔
- کوئی آپ کو فون کرے تو نمبر محفوظ نہ ہونے کی صورت میں بتادیں کہ آپ کا نمبر میرے پاس محفوظ نہیں ہے، براہِ مہربانی پہلے اپنا تعارف کروا دیجئے۔ اِس میں ذرّہ برابر بھی عار محسوس نہ کریں۔ کال ختم ہونے کے بعد آئندہ کیلئے اُن کا نمبر اپنے موبائل میں محفوظ کرلیں۔
- کسی جاننے والے کو فون کریں تو آواز پہچان لینے کی صورت میں سب سے پہلے سلام کرکے حال اَحوال پوچھیں، اُس کے بعد مقصد کی بات کریں؛ آواز نہ پہچان سکنے کی صورت میں مقصد کی بات شروع کرنے سے پہلے تسلی کرلیں کہ وہی شخص ہے یا کوئی اور شخص اُن کے موبائل سے بات کررہا ہے۔
- کسی گہرے دوست یا رشتہ دار کو بھی فون کریں تو لمبی لمبی باتیں شروع کرنے سے پہلے پوچھ لیں کہ مزید بات کرنے کیلئے وقت مناسب ہے یا نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ وہ حیاء میں آپ کی لمبی لمبی باتیں سنتا رہے اور اُس دوران میں اُس کے کسی اہم کام کا حرج ہو جائے۔
- کسی کو فون کرکے یہ پوچھنا کہ مجھے پہچانا یا نہیں پہچانا؟ ایک نامعقول حرکت ہے۔ دُوسروں کو آزمائش میں نہ ڈالیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو دُوسرا بھی یہ حق رکھتا ہے کہ آپ کے اس بے تکے سوال کا جواب دینے کی بجائے رانگ نمبر کہہ کر کال ہی کاٹ دے۔

- کسی دوست / رشتہ دار کی فرینڈ ریکویسٹ کو قبول کرنے سے پہلے اُسے فون کرکے تسلی کرلیں کہ وہ اکاؤنٹ اُسی کا ہے یا کوئی اور آپ کو اُس کے نام سے بیوقوف بنانے کی کوشش کررہا ہے۔
- سوشل میڈیا پر کوئی اَجنبی آپ کے ساتھ رابطہ کرے، کسی قسم کی معلومات پوچھے یا دوستی کرنے کی آفر کرے تو فوری طور پر والدین یا کسی بڑے بہن بھائی سے مشورہ کریں۔ کسی اَجنبی شخص کی دوستی عام طور پر آپ کو صرف فتنے میں ہی مبتلا کرسکتی ہے۔
- سوشل میڈیا پر جنسِ مخالف کے ساتھ دوستی ہرگز نہ لگائیں۔ اللہ ربّ العزت کی حدود کی پاسداری کریں اور شیطان کی چال میں آکر اپنی دُنیا و عاقبت برباد کرنے سے بچے رہیں۔
- اگر سوشل میڈیا پر کوئی شخص آپ کے ساتھ جنسی تعلقات کے حوالے سے بات کرے تو اُسے کسی قسم کا جواب دینے کی بجائے فوری بلاک کردیں۔
- بلاوجہ مختلف سوشل میڈیا گروپس کو جوائن نہ کریں اور نہ کسی کو موقع دیں کہ وہ آپ کو کسی گروپ میں شامل کرسکے۔ اِنتہائی محتاط رہتے ہوئے صرف اُن گروپس میں شامل ہوں جو آپ کی دِلچسپی کے ہوں اور آپ اُس گروپ کی پوسٹس سے کوئی فائدہ اُٹھا سکتے ہوں۔
- سوشل میڈیا پیجز کو لائیک کرتے چلے جانے سے بھی وقت ضائع ہونے لگتا ہے۔ صرف ایسے پیجز کو فالو / لائیک کریں جن سے آپ کی وابستگی ہو اور جن پہ شائع ہونے والی پوسٹس سے آپ کیلئے دُنیا وآخرت میں کسی فائدے کا اِمکان ہو۔
- سوشل میڈیا پر ایسی گیمز کھیلنے سے اِجتناب کریں جن میں اَجنبی لوگوں کے ساتھ دوستیاں بنانے کی ترغیب دی جاتی ہو۔
- سوشل میڈیا پر اپنی اور اپنے خاندان کی کسی قسم کی پرائیویٹ معلومات قطعی پوسٹ نہ کریں۔
- پوسٹ کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ اُس کا مقصد کیا ہے۔ اگر اُسے پوسٹ کرنے سے دُنیا و آخرت کا کوئی

- کسی معروف کمپنی کی شہرت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کیلئے اُس کے نام سے ملتا جلتا نام اُسی رنگ اور فونٹ میں لکھ کر لوگوں کو دھوکہ دینا جائز نہیں۔ اِسی طرح کسی کمپنی کے لوگو سے مماثل لوگو بنانا بھی کسی کے حقوق پہ ڈاکہ ڈالنے کے مُترادف ہے۔
- اگر کسی علاقے میں کوئی سافٹ ویئر دستیاب ہی نہ ہو اور اُس کے حوالے سے ملکی قوانین بھی خاموش ہوں تو بامرِ مجبوری اُس سافٹ ویئر کی نقلی کاپی یعنی Pirated Version اِستعمال کیا جاسکتا ہے، مگر جونہی کمپنی کی طرف سے اصلی سافٹ ویئر کی دستیابی ممکن ہو جائے نقلی سافٹ ویئر کا اِستعمال ترک کر دینا چاہیئے۔
- اِسی طرح اگر کسی علاقے میں کوئی کتاب بالکل دستیاب نہ ہو تو بامرِ مجبوری اُس کتاب کی غیر قانونی پی ڈی ایف فائل سے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے، مگر اُسے آگے ہر کسی کو تقسیم کرتے چلے جانا جائز نہیں۔ بغیر اِجازت کسی کتاب کی پی ڈی ایف بنا کر مفت تقسیم کرنا دین کی خدمت نہیں بلکہ چوری کے زُمرے میں آتا ہے، اس سے بچیں۔
- کاپی رائٹس کی حیثیت کو تسلیم کرنے سے اِنکار کرنا نہ صرف ملکی قوانین کی خلاف ورزی ہے، جس سے اِسلام منع فرماتا ہے بلکہ کاپی رائٹس کی خلاف ورزی کسی دُوسرے شخص کی محنت کا پھل چُرانے کے مُترادف بھی ہے، جو اِسلام کے بنیادی اُصولِ محنت کے سخت خلاف ہے۔ کسی کی محنت کو چُرانا کسی کی ملکیتی اشیاء کو چوری کرنے سے زیادہ سنگین جرم ہے۔
- بعض لوگ کاپی رائٹس چوری کرنے کو اِس بنیاد پر جائز سمجھتے ہیں کہ کاپی رائٹس کوئی مجسّم وُجود نہیں رکھتے، اُنہیں پکڑا اور چُھوا نہیں جاسکتا۔ اُنہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر اِس اُصول کی بنیاد پر کسی کی محنت کو چوری کرنا جائز ہے تو بجلی کو چوری کرنا بھی جائز قرار دینا ہوگا کہ اُسے بھی پکڑا اور چُھوا نہیں جاسکتا۔ مزید برآں کاپی رائٹس کی چوری کو جائز سمجھنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ کسی دُوسرے مصنف کی کتاب سے مواد چوری کرکے اپنی کتاب میں ڈال دینے کو ناجائز قرار دینے کیلئے اُن کے پاس کیا جواز بچتا ہے!!

- ہمیشہ مسکراتے ہوئے لہجے میں نرمی اور دِلجوئی والے اَنداز میں بات کریں۔ دُوسروں کو مزہ چکھانے والا اَنداز اور کڑوی کسیلی باتیں سنانا گفتگو کے آداب کے منافی ہے۔
- دورانِ گفتگو اپنے لب و لہجہ سے دُوسروں کو نیچا دکھانے یا اپنی بڑائی بیان کرنے والا اَنداز نہ اَپنائیں۔
- دوستوں کے ساتھ گفتگو کے دوران ہمارا اَندازِ گفتگو تحکمانہ نہیں ہونا چاہئے۔ اُنہیں اپنا ہم مرتبہ خیال کریں اور کسی کو خود سے کمتر نہ سمجھیں۔
- اِسی طرح اپنی گفتگو کے دوران لوگوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے بھی باز رہیں۔
- بعض لوگ بات بات پر اُلجھنے اور بال کی کھال اُتارنے کے عادی ہوتے ہیں، یہ قطعی نامناسب رویہ ہے۔ فضول بحث سے اِجتناب کریں۔

بڑوں کے ساتھ گفتگو کیسے کریں؟

- بزرگوں کے ساتھ نہایت تحمل سے بات کریں۔ بڑوں کے ساتھ گفتگو کے دوران اُنہیں عزت کے اَلقاب سے مخاطب کریں اور دِھیمے لہجے میں اَدب کے ساتھ بات کریں۔
- جب کوئی بڑا آپ کو مخاطب کرے تو اُس کی طرف ہمیشہ ''جی'' کہہ کر متوجہ ہوں۔ صرف ''ہاں'' کہنا بدتہذیبی میں شمار ہوتا ہے۔
- جب بڑے بات کر رہے ہوں تو اَدب اور خاموشی کے ساتھ اُن کی باتیں غور سے سننی چاہئیں، کیونکہ اُن سے بہت کچھ سیکھنے کو مل سکتا ہے۔
- جس سے بھی بات کریں اُس کی عمر، رُتبے اور رشتے کے مطابق بات کریں۔ ماں باپ، اَساتذہ اور بڑوں کے ساتھ اپنے دوستوں کی طرح عامیانہ اَنداز میں بات نہ کریں۔

- سفر کا ایک اَدب یہ بھی ہے کہ مسافروں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھایا جائے۔ شہروں سے دُور شاہراہوں اور موٹروے وغیرہ پر اَشیائے خورونوش عام قیمتوں پر دستیاب ہوں۔ اِسلام تو مسافر کو اِتنا حق دیتاہے کہ مالدار ہونے کے باوجود (سفر میں اپنے مال تک رسائی نہ ہونے کی صورت میں) مسافر زکوٰۃ بھی لے سکتا ہے، جبکہ ہمارے ہاں مسافروں کے ساتھ تعاوُن کرنے کی بجائے اُن کا جائز حق بھی مارا جاتا ہے اور بسوں کے اڈّوں اور شاہراہوں کے کنارے بنی دُکانوں میں کھانے پینے کی اَشیاء مہنگے داموں فروخت کی جاتی ہیں۔ اللہ ربّ العزت ہمیں ہدایت سے نوازے۔

ٹریفک قوانین پہ عملدرآمد کریں۔

- راستے کے حقوق میں اُس کا محفوظ و مأمون ہونا بھی شامل ہے، تاکہ لوگ وہاں سے بے خوف و خطر گزر سکیں۔ اِس لئے راستے میں ایسا کوئی عمل کرنا ممنوع ہے جس کی وجہ سے راہگیروں کے جان ومال خطرے میں پڑنے کا اِمکان ہو۔ چنانچہ اِس تناظر میں ٹریفک قوانین کی پاسداری راستے کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔

- ٹریفک قوانین لوگوں کی جان کی حفاظت کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ اپنے ملک کے مقامی قوانین کے مطابق اُن پر عملدرآمد کرنا بھی سفر کے آداب میں شامل ہے۔

- ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی یا راستوں پر کوئی ایسی حرکت جو راہگیروں کی جان یا مال کیلئے خطرے یا پریشانی کا باعث بنے، جیسے وَن وِیلنگ کرنا، سڑک پر ریس لگانا، خطرناک طریقے سے اووَرٹیک کرنا، بلاضرورت تیز ہارن بجانا، ریڈ سگنل کراس کرنا، سگنل پہ رُکتے وقت زیبرا کراسنگ کے اُوپر گاڑی روکنا اور فٹ پاتھ پہ ریڑھیاں لگانا، یہ سب نہ صرف قانوناً بلکہ شرعی اِعتبار سے بھی قابلِ مؤاخذہ جرم ہیں۔

- اِسلام کا ضابطہ یہ کہتاہے کہ بڑی گاڑی والا چھوٹی گاڑی والے کا خیال رکھے۔ کار والا موٹر سائیکل والے کا خیال رکھے۔ موٹر سائیکل والا پیدل چلنے والوں کا خیال رکھے۔

- چھوٹے اور نابالغ بچوں کو قرآنِ مجید کے پکڑنے اور پڑھنے کیلئے وُضو کی عادت ڈالنی چاہیئے، تاہم صرف بچوں کے بے وُضو ہونے کے خدشے سے قرآنِ مجید کو اُن کی پہنچ سے دُور نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر چھوٹے بچے بے وُضو بھی قرآنِ مجید کو چُھولیں تو یہ جائز ہے۔ نابالغ بچوں کا بے وُضو قرآنِ مجید کو چُھولینا منع نہیں ہے، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ بچوں کو مطالعۂ قرآن کی عادت ڈالنے کیلئے ایک عدد مترجم قرآنِ مجید کو بچوں کی لائبریری کا لازمی حصہ بنائیں اور اُنہیں ترجمہ کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

- ہماری قوم کی اکثریت صرف رمضانُ المبارک میں قرآنِ مجید پڑھتی اور نمازِ تراوِیح کے دَوران سنتی ہے۔ معانی پر غور کئے بغیر اِنتہائی تیز رفتار سے پڑھنے اور پھر سارا سال قرآنِ مجید کو بند کر کے رکھ دینے ہی کی وجہ سے ہماری قومی حالت نہیں بدلتی۔ اِس سے بہتر ہوتا کہ ہم سارا سال روزانہ کی بنیاد پر باقاعدگی کے ساتھ صرف ایک رکوع یا چند آیات مع ترجمہ پڑھ کر اُنہیں سمجھتے اور اپنے عمل میں ڈھالنے کی کوشش کرتے۔ قرآنِ مجید کے ہر حرف کو پڑھنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں، جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قرآنِ مجید کی صرف ایک آیت کو سمجھ کر پڑھنا 100 رکعت نفل نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔[212] حساب لگائیں تو 100 رکعت نماز میں کم از کم 200 بڑی یا 600 چھوٹی آیات پڑھی جاتی ہیں، گویا اس حدیثِ مبارکہ کے مطابق قرآن مجید کی صرف آیت کو سمجھ کر پڑھنا 200 سے 600 گنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

- قرآنِ مجید اللہ ربّ العزت کا کلام ہے، جو مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اِسے محض کتابِ ثواب بنا لینے والے اگر اپنی زندگی میں اِسے کتابِ انقلاب کے طور پر اپنالیں تو اُمت کے حالات بدل سکتے ہیں۔

- آزادی حاصل کر لینے کے باوُجود بحیثیتِ قوم ہم ذِہنی غلامی سے نہیں نکل سکے اور اپنی زندگی کے معاشی، سیاسی، سماجی، تعلیمی الغرض ہر شعبہ کو مغربی قوموں کے نظام کے مطابق چلا رہے ہیں اور اللہ ربّ العزت کا عطا کردہ نظام صرف ثواب اور برکت تک محدود کر کے الماری کے سب سے اُوپر والے

(212) ابن ماجه، السنن، 1/ 79، رقم الحديث: 219

مسجد کو مرکزِ فلاحِ عامہ بنائیں۔

- دَورِ نبوی میں مسجدیں فلاحِ عامہ کے مراکز ہوا کرتی تھی۔ صرف نمازوں کے اَوقات میں کھولنے اور نماز کے بعد تالے لگانے کا دستور نہیں ہوتا تھا۔ اُس زمانے کی مساجد بیک وقت عبادت گاہ بھی تھیں اور فلاح و بہبود کے مراکز بھی۔ حتیٰ کہ مسافر بھی آتے تو اکثر مساجد ہی میں قیام کرتے تھے۔ اگر ہم مساجد کو پھر سے مراکزِ فلاح بنادیں تو ہمارا معاشرہ ایک بہترین فلاحی معاشرے میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

- بے روزگاروں کو بھکاری بننے سے بچانے کیلئے اُن کیلئے مساجد میں پیشہ ورانہ تربیتی کورسز کا اِنتظام کروایا جاسکتا ہے۔ بڑھئی، الیکٹریشن، پلمبر اور کمپیوٹر آپریٹنگ جیسے تین سے چھ ماہ کے کورسز کرکے لوگ باعزت روزگار کما سکتے ہیں۔

- ہر مسجد کے ساتھ بیرونی طرف پبلک واش رُوم قائم کئے جائیں، جو دن رات عوام الناس کے اِستعمال کیلئے کھلے ہوں، جنہیں لوگ بلا تفریقِ مذہب اِستعمال کر سکیں۔

- مساجد میں بیرونی طرف پبلک واٹر فلٹر لگائے جائیں، جہاں سے پانی حاصل کرنے کیلئے مسجد میں داخل ہونا ضروری نہ ہو۔ اَہلِ علاقہ فلٹر کا صاف پانی بھر کر گھروں کو لے جا سکیں۔ راہگیر وہیں لگے ہوئے واٹر کولر سے ٹھنڈا پانی پی سکیں۔

- غرباء و مساکین کیلئے مسجدوں کے ساتھ مفت دستر خوان قائم کئے جائیں، جہاں مخیّر حضرات کے تعاون سے دو وقت کے کھانے کا اِنتظام ہو۔

- بیماروں کیلئے ہر مسجد کے ساتھ ایک مفت میڈیکل یونٹ / فارمیسی کا اِنتظام کیا جا سکتا ہے، جہاں چیک اَپ کیلئے ڈاکٹر بھی موجود ہوں۔

- مساجد کے ساتھ ’مسجد میرج ہال‘ (یعنی نکاح گھر) قائم کئے جائیں، جہاں کے بابرکت ماحول میں گِرد و نواح کے مکین اپنی بچیوں کے نکاح کی تقریب منعقد کر سکیں۔ اِس سے نہ صرف زندگی کو دُشوار

اِفطار پارٹی کیسے کریں؟

- ہمارے ہاں پچھلے کچھ عرصہ سے رمضانُ المبارک کے شروع ہوتے ہی اِفطار ڈنر کے نام سے پارٹیوں کا اِہتمام شروع ہو جاتا ہے، جس میں کاروباری دوستوں اور رشتہ داروں کو دُنیاوِی مفاد کیلئے مدعو کیا جاتا ہے۔ اکثر اَوقات اُس دوران اِفطاری سے قبل اَللہ کا ذکر کرنے کی بجائے گپ شپ اور کاروباری مشاورت ہی ہوتی رہتی ہے۔ اُن میں سے بیشتر شرکاء روزے سے ہی نہیں ہوتے اور وہ صرف اِفطاری کا ثواب حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں۔ جبکہ اِسلام کا عطا کردہ ادب تو یہ ہے کہ غرباء و مساکین کو اِفطاری کروا کر اُن کی زندگی میں آسانی پیدا کی جائے اور اُخروی ثواب حاصل کیا جائے۔ یاد رکھیں! اِفطاری وہی ہے جو کسی غریب، مسکین، نادار کو فی الحقیقت روزہ کشائی کیلئے کروائی جائے۔ امیروں کو اور غیر روزہ داروں کو نمائشی اِفطاری کروانے سے دُنیاوِی مفاد اور نیک نامی تو نصیب ہو جائے گی مگر اُس کا اُخروی حوالے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔(234)

نفلی روزے کیسے رکھیں؟

- چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو اَیامِ بیض کہا جاتا ہے۔ ہر ماہ ایامِ بیض کے روزے رکھنے پر پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔ ایامِ بیض کے علاوہ پیر اور جمعرات کا روزہ بھی سنت سے ثابت ہے۔ پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں جب حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو

---

(234) وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝٨ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ۝٩

(القرآن، الْإِنْسَان/ الدَّهْر، 76: 8-9)

”اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اُس کی طلب و حاجت ہونے کے باوجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گزاری کے (خواہشمند) ہیں۔“

- مواجہہ شریف کے سامنے لوگوں سے دُور ذرا فاصلے پر رُک کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کریں اور دِل میں یہ خیال لائیں کہ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
میں اِس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

- سوشل میڈیا سے ذریعے ملنے والی ویڈیوز کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ صبح جب مسجدِ نبوی کے دروازے کھلتے ہیں تو لوگ فرطِ محبت میں بھاگ کر اَندر داخل ہوتے ہیں۔ اَدب کا یہ تقاضا ہے کہ وہاں داخلہ کیلئے کسی قسم کی دَھکّم پیل نہ کی جائے۔ جب سب لوگ داخل ہو چکیں اور دروازہ خالی ہو چکا ہو تب داخل ہوں؛ اور اپنے دل میں یہ خیال پختہ رکھیں کہ

اَدب گاہیست زیرِ آسماں اَز عرش نازُک تر
نفَس گم کردہ می آید جنید و بایزید اِیں جا

ترجمہ:

”بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ آسمان کے نیچے (سب سے بڑھ کر) اَیسا اَدب کا مقام ہے جو عرش سے بھی زیادہ نازُک ہے۔ وہاں جنید بغدادیؒ اور بایزید بسطامیؒ جیسے عاشق (اِنتہائے اَدب میں) یوں حاضر ہوتے کہ اُن کی سانس کی آواز بھی سنائی نہ دیتی۔“

- ایسی بااَدب جگہ پر اپنے قدم بھی بے آواز اُٹھائیں۔ خاموشی سے داخل ہوں، خاموشی سے وقت گزاریں، دِل ہی دِل میں خود کلامی کی طرح حضور نبی اکرم ﷺ سے باتیں کریں اور دِل کے اِطمینان کی صورت میں جواب حاصل کریں۔

- بارگاہِ مصطفیٰ کا اَدب سمجھنے کیلئے سورۃُ الحجرات کی پہلی تین آیات کا ترجمہ کے ساتھ مطالعہ کریں تاکہ یہ جان سکیں کہ اَللہ ربّ العزت ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا کیسا اَدب کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا

- اَکثر نعت خواں حضرات دورانِ محفل حاضرین کو خوش کرنے کیلئے اُن کے مزاج کے مطابق چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ یوں وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خوبیوں اور صفات کا بیان کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ اَیسا کلام پڑھتے ہیں جس سے مخالف فِرقوں کا دِل جلایا جائے اور شرکاء سے خوب داد ملے۔ یوں میلاد کی محفلیں آپس میں محبتیں پھیلانے کی بجائے حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے دِلوں میں دُوریاں پیدا کرنے کا باعث بننے لگتی ہیں۔ ہمیں اِس سے بھی بچنا چاہیئے۔
- بعض نعت خواں حضرات دورانِ محفل حاضرین کو جوش دِلانے کیلئے بار بار اُن سے تقاضا کرتے ہیں کہ ''سب مل کر بولو'' یا ''ہاتھ اُٹھا کر بولو'' اور اگر حاضرین ہاتھ نہ اُٹھائیں تو ناراض ہوتے ہیں اور کبھی کبھار تو خاموش رہنے والوں کیلئے بد دُعائیہ جملے تک کہہ جاتے ہیں۔ اَیسی نامعقول حرکات محفل کا ذوق خراب کر دیتی ہیں اور نعت خوانی کا مقصد ضائع ہو کر رہ جاتا ہے۔ محافل کی اِنتظامیہ کو چاہیئے کہ اِس پر سختی سے پابندی لگائیں۔ اِسی طرح گانوں کی طرز پر نعت پڑھنے سے بھی اِجتناب کرنا چاہیئے۔
- محافلِ میلاد کیلئے ہمیشہ وقت کی پابندی کریں۔ بہترین طریقہ یہ ہے کہ محفل کے آغاز اور اِختتام کا وقت پہلے سے طے کر کے سب کو بتا دیا جائے۔ محفل ہمیشہ وقت پر شروع کریں اور وقت پر ختم بھی کر دیں، تاکہ شرکاء واپس جا کر اپنے ضروری کام کاج بھی کر سکیں اور آئندہ بھی محفل کیلئے بَروقت آتے رہیں۔ اگر محفل بَروقت شروع نہ ہو تو وقت پر پہنچنے والے شرکاء کی دِلچسپی کم ہو جاتی ہے، اور اکثر وہ واپس لَوٹ جاتے ہیں۔ اِسی طرح اگر محفل بہت زیادہ طوِیل ہو جائے تو بھی شرکاء کی دِلچسپی کم ہو جاتی ہے اور وہ آئندہ محافل میں آنا چھوڑ دیتے ہیں۔
- محافل اور جلوسوں کے دَوران مرد و خواتین کیلئے الگ الگ باپردہ اِہتمام کریں تاکہ شرعی تقاضے پورے ہوں اور کسی کو اِعتراض کا موقع نہ ملے۔ اَیسے بابرکت موقع پر بے پردہ خواتین کا جان بوجھ کر سج دھج کر مَردوں کے ماحول میں آنا اِسلامی تعلیمات کے مَنافی ہے، اِس سے اِجتناب کرنا چاہیئے۔
- ہر سال 11 اور 12 ربیع الاول کی درمیانی شب لاہور میں مینارِ پاکستان کے تارِیخی مقام پر پاکستان کی

- ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جب مسلمان گناہ کرتا ہے تو اُس کے دِل میں ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ و اِستغفار کرلے تو اُس کا دِل صاف ہو جاتا ہے؛ اور اگر وہ بار بار گناہ کرتا رہے اور توبہ نہ کرے تو وہ نقطہ پورے دِل میں پھیل جاتا ہے اور اُس کا پورا دِل زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ پھر دِل کو عبادت کی لذّت محسوس نہیں ہوتی۔ اِس لئے معمولی گناہ پر بھی اَللہ تعالیٰ سے توبہ و اِستغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

- اگر کسی اِنسان سے جذبات کی رَو میں بہہ کر کوئی گناہِ کبیرہ سرزَد ہو جائے تو اُسے قطعی طور پر اَللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔(262) اِحساس ہوتے ہی توبہ کیلئے تین اِقدام کرے:

اولاً : وہ فوری طور پر شرمسار ہو کر اَللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کرکے اُس سے معافی مانگے۔

ثانیاً : وہ اپنے دل میں پختہ اِرادہ کرے کہ آئندہ اُس گناہ کو کبھی نہیں دُہرائے گا۔

ثالثاً : وہ اپنے اُس اِرادے پر مرتے دم تک پختگی کے ساتھ قائم رہے۔

اگر کوئی ایسا گناہ کر بیٹھیں جو حقوقُ اللہ کی بجائے حقوقُ العباد سے متعلق ہو تو اَللہ سے معافی مانگنے سے پہلے اُس شخص سے معافی مانگنا ضروری ہے، جس کی حق تلفی کی گئی ہو۔

- ہمارے پیارے نبی ﷺ نے گناہگاروں کو اَللہ ربّ العزت کی رحمت سے مایوس ہونے سے بچانے اور اُنہیں توبہ کی طرف مائل کرنے کیلئے فرمایا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

---

(262) قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾
(القرآن، الزُّمر، 39 : 53)
”آپ فرما دیجئے: اَے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کرلی ہے! تم اَللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اَللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، وہ یقیناً بڑا بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔“

تعزیت پہ ضیافت؟

- میّت والے گھر تعزیت کیلئے آنے والوں کو کسی قسم کی ریفریشمنٹ کا تقاضا قطعاً نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر چائے وغیرہ کا پوچھا بھی جائے تو اِنکار کر دینا چاہیئے۔
- تعزیت اور عیادت کے مواقع پر مہمان نوازی قطعی زیب نہیں دیتی۔ غمگساری کے اِن مواقع پر پریشان لوگوں کی پریشانی میں مزید اِضافہ نہیں کرنا چاہیئے۔ پسماندگان اگر تعزیت کیلئے آنے والوں کے کھانے پینے کے اِنتظامات کرنے لگ جائیں تو اُن پر بہت زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے، جو اِسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔
- اِسلامی تعلیمات کا ادب تو یہ ہے کہ قریبی رِشتہ دار اور پڑوسی خود اَہلِ میت کے کھانے کا اِنتظام کریں، جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جب حضرت جعفر طیارؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: ”جعفر کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ اُن پر صدمہ آیا ہے۔“(268)
- پاکستان کے بعض علاقوں میں ایک فضول رسم پائی جاتی ہے کہ میّت کے گھر والے خیرات کے نام پر تمام گاؤں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ کوئی اچھی خیرات کھلا دے تو لوگ اُس کے گُن گاتے ہیں، ورنہ مرنے والے کے خاندان کے خلاف بدگوئی کی بھرپور مہم چلاتے ہیں۔ مرنے والے کے گھر میں قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ بیوی بیوہ ہو جاتی ہے اور بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اُن سے ضیافت کی توقعات کی بجائے اُنہیں صبر کی تلقین کے ساتھ ساتھ اُن کی ہر ممکن مدد بھی کرے۔

تعزیت کا اَجر و ثواب کیا ہے؟

- لوگوں کے دُکھ درد کے موقع پر اُن کے ساتھ تعزیت کرنا اور اُنہیں غم کی کیفیت میں سنبھلنے کیلئے صبر کی تلقین کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ تعزیت کے اَجر و ثواب کے حوالے سے حضور نبی اکرم ﷺ نے

(268) أحمد بن حنبل، المسند، 1: 205، رقم الحديث: 1751

- موضوع کو متوازن رکھیں: خطاب کے دَوران ایک وقت میں ایک ساتھ بہت سے موضوعات نہ چھیڑیں۔ اپنے موضوع پر قائم رہیں۔ اگر آپ بہت زیادہ موضوعات ایک ہی خطاب میں یکجا کر دیں گے تو لوگوں کی دلچسپی کم ہو جائے گی۔ تاہم سارا خطاب ایک ہی اَنداز پر مشتمل ہو تو بھی عام سامعین کی دِلچسپی برقرار نہیں رہتی۔ اِس لئے اپنے خطاب کو متوازن رکھیں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ اپنے موضوع کے اندر رہتے ہوئے سامعین کو بنیادی اِسلامی عقائد، فقہی مسائل اور اَخلاق وغیرہ پر مشتمل مواد ملے۔ اِس کے ساتھ ساتھ سارا دِین ایک ہی نشست میں سِکھانے کی کوشش بھی نہ کریں، بلکہ مرحلہ وار تعلیم دیں۔

- مکالمہ کا اَنداز اپنائیں: خطاب کے دَوران سامعین کے ساتھ مکالمے کا اَنداز اپنائیں اور گاہے بگاہے اپنی بات اُن کے منہ سے دُہرائیں اور اُن کی حوصلہ اَفزائی کریں۔ اِس سے آپ کی گفتگو زیادہ پُراَثر ثابت ہو گی۔

- گھٹیا اَلقابات سے باز رہیں: اپنے نقطۂ نظر سے اِتفاق نہ کرنے والے مسالک اور اُن کے رہنماؤں کا ذکر بھی شائستگی کے ساتھ کریں۔ اُنہیں گھٹیا اَلقابات دینے سے پڑھے لکھے غیر جانبدار سامعین کی نظر میں آپ کی شخصیت مجروح ہو جائے گی۔

- وقت کا خاص خیال رکھیں: خطاب کیلئے اُتنا مواد منتخب کریں جتنے کا اِحاطہ طے شدہ وقت کے اندر اندر کر سکیں، ورنہ کچھ نکات وقت کی کمی کی بناء پر اَدھورے چھوڑنے پڑ سکتے ہیں۔ خطاب کے دَوران وقت کا خاص خیال رکھیں۔ جتنا وقت خطاب کیلئے دیا گیا ہو اُسی کے اندر اپنی بات کو مکمل کریں۔ باقی بات کسی اور موقع کیلئے چھوڑ دیں۔ آپ کی بات جتنی بھی اہم ہو، یہ یاد رکھیں کہ وقت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے سامعین آپ کی اُس اہم بات پر توجہ دینے کی بجائے گھڑی کی طرف زیادہ توجہ دیں گے اور آپ کی بات ضائع ہو جائے گی۔ اپنی بات کو کبھی ضائع نہ ہونے دیں۔

- مشاورت کے دَوران خلوصِ دل کے ساتھ اپنی اِختلافی رائے ضرور دیں، تاہم فیصلے کے بعد کسی بھی موقع پر اِختلاف کا اِظہار نہ کریں۔ اکثریتی فیصلے پر خلوصِ دل کے ساتھ یوں عملدرآمد کریں جیسے وہ آپ کا اپنا فیصلہ ہو۔
- تمام شرکاء کے دِل میں اِختلافِ رائے کی برداشت ہونی چاہیۓ۔ مشاورت کے دَوران اگر آپ کی رائے نہ مانی جائے تو ناراض نہ ہوں، بلکہ اکثریتی رائے کا اِحترام کریں۔
- تمام شرکاء کو چاہیۓ کہ وہ مشاورت کے بعد طے پانے والے پروگرام پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں، حتیٰ کہ دَورانِ مشاورت اِختلاف کرنے والے شرکاء بھی اُس پروگرام پر دِل وجان سے عمل کریں۔
- اگر آپ کے مخلصانہ مشورے کی حکمت کو دِیگر کارکنان نہ سمجھ پائیں حتیٰ کہ آپ کا مذاق اُڑائیں تب بھی دِل گرفتہ ہو کر اُن سے الگ نہ ہو جائیں، بلکہ مخلصانہ طور پر ہمیشہ ہر مشکل میں اُن کا ساتھ دیں۔ ممکن ہے کہ آئندہ کسی موقع پر اُنہیں آپ کی نصیحت کی ضرورت پڑ جائے۔
- اُس بوڑھے کبوتر کی کہانی ہم میں سے اکثر نے بچپن میں سُن رکھی ہے جو اَپنے ساتھیوں کے ساتھ اُڑا جا رہا تھا۔ نیچے کھیت میں دانہ دیکھ کر سب کبوتر نیچے اُترنے لگے۔ اُس نے بہت روکا مگر اُنہوں نے نہ مانی۔ اُس نے اُن کا ساتھ نہ چھوڑا اور وہ بھی اُن کے ساتھ ہی نیچے اُتر آیا۔ وہ سب شکاری کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس گئے۔ جب بوڑھے کبوتر نے دیکھا کہ ہم جال میں پھنس چکے ہیں تو سب ساتھیوں کو مل کر اُڑنے کا مشورہ دیا، یوں وہ مل کر جال کو لے اُڑے اور وہاں سے کافی دُور جا کر نیچے اُترے، جہاں اُس بوڑھے کبوتر کے دوست چوہے نے جال کو کُتر کر اُنہیں آزاد کر دیا۔

اگر وہ بوڑھا کبوتر اپنی بات نہ ماننے والے نوجوان جذباتی کبوتروں کے ساتھ کھیت میں نہ اُترتا تو پھنس جانے کے بعد اُنہیں بچا بھی نہ پاتا۔ یہ کہانی ہمیں یہ سبق بھی دیتی ہے کہ ہمیں دُوسروں کی نامعقول رائے کا بھی اِحترام کرنا چاہیۓ، اَپنے مشورے کا مذاق اُڑانے والے رُفقاءِ کار کے ساتھ بھی ہمیشہ مخلصانہ رویّہ رکھنا چاہیۓ اور مشکل وقت میں اُن کے کام آنا چاہیۓ۔

تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدّین قادری

(صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل و ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز منہاج یونیورسٹی لاہور)

دینِ اِسلام زندگی کے تمام پہلوؤں میں اُصولی رہنمائی عطا کرتا ہے۔ اِس کا مقصود اِنسانیت کیلئے اَعلیٰ اَخلاق و کِردار کا حصول ہے۔ اَللہ ربّ العزت نے نبیِ آخر الزماں ﷺ کو جزیرہ نما عرب میں مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ نے محض 23 سالہ جدوجہد سے اپنی جاہلیت پر فخر کرنے والی قوم کو اَعلیٰ ترین اَخلاق سے یوں مزیّن فرمایا کہ وہ پورے کرۂ ارض کی بہترین اور اَرفع قوم بن گئی۔

پاکستان قدرتی وسائل سے مالامال ہونے کے باوجود ترقی کی دوڑ میں ایک پسماندہ ملک ہے، جس کی بڑی وجہ پاکستانی قوم کا اپنے اَخلاق و کردار میں دوسری قوموں سے بہت پیچھے ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے ہم قدرت کے عطا کردہ وسائل بے دریغ ضائع کرتے رہتے ہیں اور پھر اُس کے بعد مدد کیلئے دوسری قوموں کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہتے ہیں۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ترقی کیلئے صرف دولت یا وسائل کافی نہیں ہوتے بلکہ کسی بھی قوم کی ترقی اُس کے بلند اَخلاق و کردار سے شروع ہوتی ہے، اور معاشی خوشحالی اس کے بعد آتی ہے۔

محترم عبد الستار منہاجین نے "63 آدابِ زندگی" کے نام سے ایک جامع کتاب لکھی ہے۔ کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات پر نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ فاضل مصنف نے اِس کتاب میں اِنفرادی و معاشرتی زندگی کے کم و بیش تمام پہلوؤں سے متعلق آداب کو یکجا کر دیا ہے۔ اِس موضوع پر معدودے چند کتابیں دستیاب ہیں، جو پچھلی صدی میں لکھی گئی تھیں۔ اِس کتاب میں دورِ جدید میں پیش آنے والے معاملات سے متعلقہ آداب بھی شامل ہیں جو اِس موضوع پر لکھی گئی دیگر کتب میں دیکھنے کو نہیں ملتے۔ موجودہ سوشل میڈیا کے دَور میں ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو نئی نسل کو اچھے اَخلاق و کِردار کی طرف رَہنمائی فراہم کر سکے۔ ہمارے معاشرے میں بچوں کی تربیت سے متعلقہ لٹریچر کی کمی ہے، فاضل مصنف نے اِس کمی کو پورا کرنے کی سعی کی ہے۔ یہ کتاب آسان اَلفاظ میں لکھی گئی ہے کہ بچے خود پڑھ کر سمجھ سکتے ہیں۔ والدین اپنے بچوں کو پڑھانے سے پہلے خود پڑھیں اور اپنی شخصیت میں وہ تبدیلی لائیں تاکہ بچے والدین سے متاثر ہو کر خود کو تبدیل کرنے پر آمادہ ہوں۔

اَللہ ربّ العزت سے دُعا ہے کہ محترم عبد الستار منہاجین کی اِس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اُنہیں خصوصی برکات سے نوازے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

23 دسمبر 2023ء بمطابق 11 جمادی الاولیٰ 1145ھ

www.mul.edu.pk

"کامیاب زندگی" اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ دورِ نَو بلوغت (teenage) کے سوالات پر مبنی اِس کتاب میں فاضل مصنف نے فکری و نظریاتی اِصلاح اور اِسلامی عقائد میں پختگی کیلئے اِنتہائی آسان انداز میں سائنسی و عقلی دلائل کے ساتھ مستشرقین کے اِعتراضات اور غلط فہمیوں کا اِزالہ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب زندگی اور موت کے بارے میں بنیادی تصورات یوں واضح کرتی ہے کہ قاری نئی دنیا میں کھو جاتا ہے۔ بالخصوص پہلے باب کا ایک ہی نشست میں مکمل مطالعہ کرنے والے قارئین اِس کتاب کے سحر سے نہیں نکل پاتے۔ اِس کتاب کے مطالعہ سے قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب ملتی ہے۔ زبانی یاد کرنے کیلئے چھوٹی چھوٹی سیکڑوں آیات و احادیث بھی دی گئی ہیں۔ جسمانی پاکیزگی کیلئے وضو اور غسل جیسے بنیادی فقہی اَحکام کے ساتھ ساتھ روحانی پاکیزگی کیلئے ایمان اور اَخلاق و آداب سے متعلقہ ابواب میں بچوں کیلئے بہترین تربیتی مواد موجود ہے۔

نسلِ نَو کو اَخلاقی بے راہروی سے بچانے کیلئے اِسلامی تعلیمات کی روشنی میں ضروری تعلیم اور بچوں کو اِستحصال سے بچانے کیلئے عملی تربیت پر مشتمل مواد اس کتاب کا خاص حصہ ہے۔

آخری باب میں بچوں کی دلچسپی کیلئے سبق آموز قرآنی واقعات بھی پیش کئے گئے ہیں۔

محمد فاروق رانا

ڈائریکٹر فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

www.research.com.pk

عبدالستار منہاجین کو زمانہ طالب علمی 1990 سے آج تک قریب سے دیکھا اور ایک اعلیٰ پائے کے مصنف، مستقل مزاج محقق، سائبر سپیس میں اِسلام کے داعی، بہترین منتظم اور ایک خوش اَخلاق اور مخلص اِنسان پایا۔ راقم کی شائع ہونے والی تمام کتب کی نظر ثانی انہوں نے ہی فرمائی ہے۔

فریدِ ملّت ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ میں "اِسلام اور جدید سائنس" اور "تخلیقِ کائنات" سمیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی متعدد تصانیف میں تحقیق و تدوین کی ذمہ داری نبھانے کے بعد پچھلے 20 سال سے منہاج اِنٹرنیٹ بیورو میں بحیثیت ڈائریکٹر خدمات سرانجام دے رہے ہیں، جہاں سے ڈویلپ ہونے والی سیکڑوں ویب سائٹس، سافٹ ویئر اور موبائل ایپس اِشاعتِ اسلام میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ فاضل مصنف دو دہائیوں کے طویل وقفے کے بعد اِمسال دوبارہ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے تو اُن کی مشہورِ زمانہ تصنیف "کامیاب زندگی" نے آتے ہی ریکارڈ توڑ دیئے۔ چند ماہ کے اندر اس کے 6 ایڈیشن پاکستان اور بھارت میں شائع ہو چکے ہیں۔

آپ کے ہاتھ میں موجود عبدالستار منہاجین کی نئی کتاب "63 آدابِ زندگی" بھی اِن شاء اللہ نئی نسل کے اَخلاق و کردار میں مثبت تبدیلی لانے کا باعث بنے گی۔

غلام مرتضیٰ علوی

ڈائریکٹر ٹریننگ تحریک منہاج القرآن

www.minhaj.org

عبدُالسّتار منہاجینؔ کی دیگر تصانیف

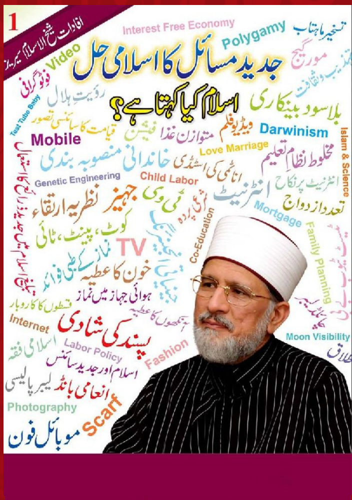

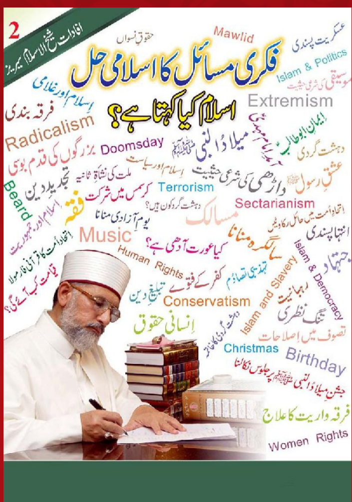

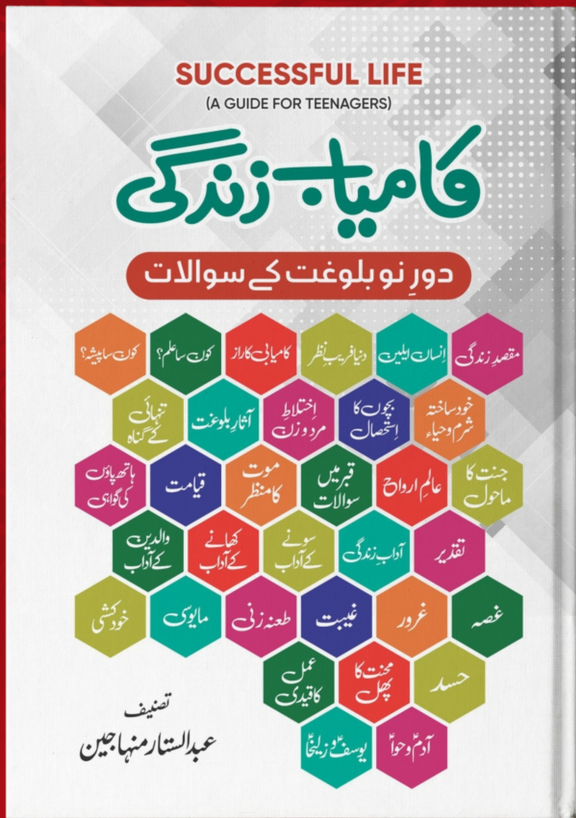

- بچوں کیلئے بنیادی جنسی تعلیم، اسلامی نکتہ نظر سے
- بچوں کی ایسی تربیت کہ کوئی ان کا استحصال نہ کر سکے
- کم عمری میں بچوں کو بگڑنے سے بچانے کیلئے بہترین تحفہ
- ایسے موضوعات جن پر والدین بچوں سے بات کرنے سے ہچکچاتے ہیں
- ایک ایسی کتاب جو والدین اپنے بچوں کو اعتماد کے ساتھ دے سکتے ہیں

Scan for Order

www.KamyabZindagi.com